السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومقیان شرع متین ان مسائل میں:

اول) یاشیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کا حاضر ناظر جان کرورد کرنا جائز ہے یا نہ اور اس ورد کا پڑھنے والا کیسا ہے؟)

دوم) بغداد کی طرف منہ کر کے اور بعضے گلے میں کپڑا بھی ڈال کر دست بستہ ہو کر گیارہ قدم چلتے ہیں، اور پیر پرستی استمداد واستعانت کرتے ہیں، یہ لوگ کیسے ہیں؟)

سوم) گیارہویں واسطے ازدیاد مال اور استعانت اور استغاثہ کے مصائب میں کرتے ہیں جائز ہے یا نہ، اور اگر یہ اعتقاد محض ایصال ثواب کے لیے کیا جائے تو تعیین یوم کیسا ہے؟)

چہارم) جو شخص ان افعال مذکورہ کا مجوز مفتی اور مروج اور مثبت اور مصر ہو وہ کیسا ہے اس کے پیچھے نماز پڑھنی درست ہے یا نہ، اور اہل سنت والجماعت اور مذاہب اربعہ سے کسی مذہب میں داخل ہے یا نہ؟)

پنجم) جو لوگ افعال مذکورہ کے مرتکب اور معتقد ہوں، ان کے ساتھ مخالطت اور مجانست اور مواکلت اور مشاربت اور مناکحت درست ہے یا نہ، ان کے ساتھ السلام علیکم کرنا جائز ہے یا نہ؟)

ششم) جو شخص ان افعال مذکورہ سے مانع ہو، اس پر فتویٰ تکفیر اور اتہام وہابیت و انکار ولایت اولیاء اللہ کا لگانا کیسا ہے، اور اس مانع کے پیچھے نماز پڑھنی درست ہے یا نہ؟ ((بینوا بالایات القرٰانیة والاحادیث النبویة والروایات الفقهیة توجروا))

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ قیود وسوالات سائل سے صاف ظاہر ہے کہ جس کا یہ عقیدہ ہے، وہ مشرک ہے کیونکہ غیر اللہ کو حاضر ناظر جاننا اور اس کے نام کا مثل اسماء الٰہی درود وظیفہ کرنا اور اس سے حاجات طلب کرنا، اور گیارہ قدم بسولے بغداد بہ نیت جانب قبر غوث الاعظم مثل داب نماز وسنت بستہ ہو کر چلنا اور پھر رجعت قہقری اس آداب سے کرنا کہ جس کو اصطلاح مشرکین بتدعین میں، نماز غوثیہ اور ضرب الاقدام کہتے ہیں، اور استمداد اور استعانت غیر اللہ سے کرنا، اور ایسے افعال شرکیہ بدعیہ کا مرتکب ہونا طریقہ مشرکین کا ہے کیونکہ عقیدہ ثبوت علم غیب کا سوائے ذات باری «عَزَّاِسْمُہ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ» کے کسی نبی یا ولی یا غوث یا قطب یا پیر یا مرشد کے ساتھ رکھنا عین شرک ہے، بدلیل آیات بینات قرآن مجید واحادیث رسول کریم علیہ الصلوة والتسلیم اور روایات فقیہہ کے۔ اَمَّا الْاٰیٰتِ۔ (آیات قرآنیہ تو یہ ہیں

قُل لَّا یَعْلَمُ مَن فِی السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَیْبَ إِلَّا اللَّهُ وَمَا یَشْعُرُونَ أَیَّانَ یُبْعَثُونَ النمل ٦٥

''آپ کہہ دیں کہ آسمان اور زمین میں کوئی بھی اللہ تعالیٰ کے سوا غیبت کی باتیں نہیں جانتا اور کسی کو بھی معلوم نہیں کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے۔''

وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّن یَدْعُو مِن دُونِ اللَّهِ مَن لَّا یَسْتَجِیبُ لَهُ إِلَىٰ یَوْمِ الْقِیَامَةِ وَهُمْ عَن دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ الأحقاف ٥

''اس آدمی سے زیادہ گمراہ کون شخص ہے، جو اللہ تعالیٰ کے سوا اوروں کو پکارے جو اس کی التجاؤں کو قیامت تک بھی قبول نہیں کر سکتے، بلکہ وہ تو ان کے پکارنے ہی سے بے خبر ہیں۔''

وَلَا تَدْعُ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا یَنفَعُكَ وَلَا یَضُرُّكَ فَإِن فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِّنَ الظَّالِمِینَ یونس ١٠٦

''تو اللہ کے سوا ایسی چیزوں کو نہ پکارو جو نہ نفع دے سکیں اور نہ نقصان پہنچا سکیں، اگر تو نے ایسا کیا تو ظالموں میں سے ہو جائے گا۔''

واما الاحادیث۔ ففی حدیث الجادیات قالت احد لهن وفینا نبی یعلم ما فی غد فقال دعی هذہ وقولی الذی کنت تقولین۔ وَعَن عاءِشَة رضی اللہ عنها قالَت من اخبرک ان محمداً ﷺ یعلم الخمس التی قال اللہ تعالیٰ اِنَّ اللّٰہَ عِندَہٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ((الاٰیة۔ فَقَدْ اَعْظَمَ الغریمة رواہ مسلم۔ قال النبی ﷺ وَاللّٰہِ لَا اَدرِیْ وَاللّٰہِ لَا اَدْرِیْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ رواہ البخاری کذافی المشکوٰة

''اب رہیں احادیث: تو لڑکیوں والی حدیث میں یہ بھی ہے کہ ایک لڑکی نے ان میں سے کہا، ہم میں ایسے نبی ہیں جو کل ہونے والی باتیں جانتے ہیں، تو آپ نے فرمایا، اس بات کو چھوڑ دے، اور جو پہلے کہتی تھی وہی کہتی جا، اور حضرت عائشہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ جو آدمی تجھے یہ خبر دے کہ محمد ﷺ ان پانچ چیزوں کو جانتے تھے، جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا، کہ اللہ ہی کے پاس ہے قیامت کا علم الآیة۔ تو اس نے بہت بڑا جھوٹ بولا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: خدا کی قسم، میں نہیں جانتا، خدا کی قسم! میں نہیں جانتا۔ حالانکہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں کہ میرے متعلق کیا کیا جائے گا اور تمہارے متعلق کیا فیصلہ ہوگا، اس کو بخاری نے روایت کیا، مشکوٰة میں بھی اسی طرح ہے۔''

اور بخاری و مسلم میں حدیث الافک مصرح ہے، کہ جب منافقین نے بہتان حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر باندھا، ایک مدت تک رسول اللہ ﷺ کو کس قدر اہتمام تحقیق برات صدیقہ رضی اللہ عنہا میں رہا اور قلب مبارک سے شک ذنب کا ان سے قبل اس نزول آیات برأت کے بارگاہ قدوس سے رفع نہ ہوا، جب آیات برأت نازل ہوئیں، تب یقین ہوا اگر علم غیب آپ کو ہوتا تو اس قدر رنج و غم اور اہتمام شان حادثہ کیوں ہوتا۔ قصہ حدیث کا اس بات کا واسطے نذیر عریان ہے، اور حدیثیں بھی بہت ہیں۔

((واما الروایات الفقھیۃ۔ قال الملاء علی قاری فی شرح فقہ الاکبر ثم اعلم اَنَّ الْاَنْبِیَاءِ لَا یَعْلَمُوْنَ الْمُغِیْبَاتِ لمعارضۃ قولہ تعالیٰ قُلْ لَا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ۔ وقال فی البزازیۃ وغیرھا من الکتب الفتاوی من قال رواح المشائخ حاضرہ تعلم یکفر وقال الشیخ فخر الدین بن سلیمان الحنفی فی رسالت ومن ظن ان المیت بتصریف فی الامور دون اللّٰہ واعتقد بہ ذلک کفر کذا فی البحر الرائق فعلم ان علم اللّٰہ سبحانہ وتعالیٰ ازلی وابدی ومحیط بما کان ومایکون من جمیع الاشیاء بقضھا وقضیضھاَ وقلھا وجلھا ونقیرھا وقطمیرھا وصغیرھا وکبیرھا ولایخرج من علمہ وقدرتہ شئی لان الجھل بالبعض والعجز عن البعض نقص واقتضاء ھذہ النصوص القطعیۃ ناقیۃ العموم وشمول قدرتہ فھو بکل شئی علیم وھو علی کل شئی قدیر۔))

اب رہیں، فقہی روایات تو ملا علی قاری نے، فقہ اکبر کی شرح میں کہا ہے۔ ''پھر جان لینا چاہیے کہ انبیا علیہم السلام غیب کی باتیں نہیں جانتے، کیونکہ یہ عقیدہ اللہ تعالیٰ کی اس آیت کریمہ کے خلاف ہے، کہ آپ کہہ دیں کہ کوئی بھی آسمان اور زمین میں اللہ تعالیٰ کے سوا غیب نہیں جانتا، اور بزازیہ وغیرہ کتاب فتاویٰ میں کہا ہے کہ جو آدمی یہ کہے کہ بزرگوں کی روحین حاضر ہیں اور سب کچھ جانتی ہیں۔ اس پر کفر کا فتویٰ دیا جائے گا۔ اور شیخ فخرین بن سلیمان حنفی نے اپنے رسالہ میں کہا ہے کہ جو آدمی یہ عقیدہ رکھے کہ مردہ الہ تعالیٰ کے سوا لوگوں کے امور میں تصرف کر سکتا ہے تو وہ کافر ہو جائے گا۔ بحر الرائق میں بھی اسی طرح ہے، تو اب معلوم ہوا کہ اللہ سبحانہ کا علم ازلی ابدی ہے، اور ما کان ومایکون (جو ہو چکا ہے اور جو ہو گا) سب اشیاء کو محیط ہے، خواہ وہ چھوٹی ہوں یا بڑی، تھوڑی ہوں یا بہت اور اس کے علم اور قدرت سے کوئی چیز باہر نہیں ہے، کیونکہ بعض اشیاء سے بے خبری اور بعض اشیاء سے عاجز آ جانا نقص ہے اور ان نصوص قطعیہ کا بولتا ہوا تقاضا ہے کہ اس کا علم عام ہے، اور اس کی قدرت ہر چیز کو شامل ہے اور وہ ہر چیز کو جاننے والا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

پس یہ علم اور قدرت خاصہ باری عالم الغیت قادر مطلق کا ہے اس میں شریک کرنا نبی کو یا ولی کو عین شرک ہے، اور جو امور غائبہ پر انبیاء علیہم السلام یا اولیائے کرام کو انکشاف ہوا ہے بسو محض بوحی واعلام بالہام الٰہی ہوا۔

قَالَ اللّٰہُ تعالیٰ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِنْ عِلْمِہٖ اِلَّا بِمَا شَاءَ

''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور وہ اس کے علم میں سے کوئی چیز بھی معلوم نہیں کر سکتے مگر جو وہ چاہے۔''

اور یہ علم جو علام حق سبحانہ وتعالیٰ مقربان خاص الخاص کو ہوتا ہے، ذات سید کائنات علیہ الصلوۃ کو بہ نسبت اور انبیاء عظام واولیائے کرام کے اگرچہ بوجہ اکمل ہے لیکن علم علام الغیوب سے مماثل نہیں۔

قال اللّٰہ تعالیٰ قُلْ لَا اَقُوْلُ لَکُمْ عِنْدِیْ خَزَاءِنَ اللّٰہِ وَلَا اَعْلَمُ الْغَیْبِ الاٰیۃ

''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ کہہ دیں کہ میں نہیں کہتا ہے کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں، اور نہ ہی میں غیب جانتا ہوں الآیۃ۔''

((وقال الامام فخر الدین الرازی رحمۃ اللّٰہ علیہ فی تفسیرہ الکبیر تحت اٰیہ قُلْ لَا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ الاٰیۃ انہ ما بین انہ المختص بعلم الغیب والاٰیۃ سلقت الاختصاصہ تعالیٰ بعلم الغیب وان العبادلا علم لھم بشئی منہ واما قولہ وَمَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ صفۃ لاھل السمٰوٰتِ والارض نفی ان یکون لھم علم الغیت انتھی مختصراً))

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر کبیر میں آیت قل لایعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ کے ماتحت فرمایا ہے، جب اللہ تعالیٰ نے یہ ظاہر کر دیا کہ وہی علم غیب کے ساتھ مختص ہے اور آیت اللہ تعالیٰ'' کے علم غیب کی خصوصیت کے متعلق پہلے گذر چکی ہے، اور بندوں کو اس کی اشیاء میں سے کسی چیز کا علم نہیں ہے، اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول وما یشعرون ایان یبعثون، یہ تمام آسمان اور زمین والوں کی صفت ہے اور اس میں ان کے علم غیبت کی نفی بیان کی گئی ہے۔ انتہیٰ۔''

دوم: یہ گیارہ قدم چلنا اصطلاح اہل شرک و بدعت میں اس کا نام ''صلوۃ غوثیہ'' ہے اور ضرب الاقدام بھی کہتے ہیں، یہ بھی شرک ہے، کیونکہ نماز خاص عبادت معبود حقیقی کی ہے، وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، غیر کی عبادت بدنی یا مالی، شرک ہے اور فاعل مشرک۔

سوم: گیارہویں جو معمولی بہ اور مہتمم بالشان اہل بدعت کی بہ نیت نذر غیر اللہ اور تقریب غیر اللہ کے ہے، یہ بھی شرک ہے، کیونکہ عبادت مالی بھی غیر معبود برحق کے لیے حرام اور شرک ہے، اور اگر نیت ایصال ثواب ہو، تو خالصتاً لوجہ اللہ دے کر بے تعیین یوم ایصال میت کریں، اور نام گیارہویں کا زائل کر دینا واجب ہے، کیونکہ یہ نام رکھا ہوا، اہل شرک و بدعت کا ہے، اگر کوئی خالص نیت سے گیارہویں نام رکھ کر ایصال کرے، تو بھی اہل توحید و سنت کے نزدیک محل تہمت ہے، اور مواضع تہمت سے بچنا ارشاد رسول اللہ ﷺ ہے۔

چہارم: جو شخص مجوز اور مفتی اور مروج ان امور کا ہے، العیاذ باللہ منہ، وہ راس المشرکین ہے، یعنی اپنے تابعین مشرکین کا رئیس ہے، اس کے پیچھے نماز درست نہیں، اور جب کہ دائرہ توحید و سنت سے وہ خارج ہوا، تو کسی مذہب میں مذہب اربعہ سے کب داخل رہا۔

پنجم: جن لوگوں کا یہ عقیدۂ بد اور ایسے افعال شرکیہ بدعیہ ہوں، ان سے معاملہ ترک کرنا چاہیے۔ جب تک تائب نہ ہوں۔

((قد جاء فی الحدیث من احب اللّٰہ وابغض اللّٰہ واعطی اللّٰہ ومنع اللّٰہ فقد استکمل الایمان))

''حدیث میں آیا ہے، جو شخص اللہ کے لیے محبت رکھے اور اللہ کے لیے دشمنی رکھے اور اللہ کے لیے دے اور اللہ کے لیے بخل کرے تو اس نے اپنا ایمان مکمل کر لیا۔''

ششم: جو شخص ان افعال شنعیہ سے مانع ہو، وہ موحد سنی محب اولیاء ہے۔ قابل امامت ہے، اور اس کی امامت اولیٰ اور انسب ہے، اور اس کی تکفیر خود کفر کی تکفیر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم۔ حررہ الفقیر محمد حسین الدہلوی عفا اللہ عنہ۔ (فقیر محمد حسین)

((کیف یوکن عبد مساویاللہ جل جلالہ وعزاسمہ لان اللہ کبیر المتعال ذاالعظمۃ والجلال موجد ومعطی للعباد وھم الاخذون منہ والمحتاجون الیہ فی الدنیا والآخرۃ۔ کتبہ محمد ابراہیم الدھلوی))

یقال لہ ابراہیم) قادر علی عفی عنہ)

اولاً معلوم کرنا چاہیے کہ قرآن فرقان وکلام رحمن جونازل اشرف المخلوقین پر ہوا، تو محض اسی عقیدہ کی درستی کےلیے نازل ہوا ہے، مشرکین کے عقاید بد تھے یعنی اللہ تعالیٰ ورسول کے نزدیک درنہ فی زہمھم الباطل اپنے آپ کوتابعین ابراہیم کہلاتے تھے، اورحج بیت اللہ اورطواف وصوم وغیرہ عبادات کرتے تھے، ولیکن عقائدان کے بدتھے، کہ انبیاء واولیاء کی تصویریں اورمورتیں بنا کران کی تعظیم ونذرنیاز کرتے تھے۔

((کما اخبر اللہ سبحانہ عنھم فی عدۃ مواضع ولیست لمخفیۃ علی من لہ ادنی مس من القرآن والحدیث))

جس طرح کہ آج کل کے مسلمان تمام عبادات صوم وصلوۃ وحج وغیرہ بجالاتے ہیں اورانبیاء واولیاء کے حق میں ایسے عقائد رکھتے ہیں، جیساکہ سائل نے بیان کیا، اورمجیب نے استعملہ اللہ لمایحب ویرضی جواب دیا، توحقیقت میں یہ لوگ مشرک باللہ ہیں۔

((وان صلواوصاموازعموا انھم مسلمون))

"اگرچہ وہ نمازیں پڑھیں، اورروزے بھی رکھیں، اوراپنے آپ کو مسلمان بھی کہیں۔ ۱۲"

جس طرح سے اللہ سبحانہ نے مشرکین مکہ کی عبادت قبول نہیں فرمائی، اورعقیدہ کی درستی کا ارشاد فرمایا، ویسے ہی جب تک آج کل کے مسلمان عقیدے ٹھیک موافق فرمان خدااوررسول کے نہ کریں گے، کوئی عبادت قبول نہ ہو (گی، واللہ اعلم حررہ العاجز محمد عبدالوہاب الفنجابی۔ (خادم شریعت رسول الادب ابو محمد عبدالوہاب

ایسا اعتقاد رکھنے والا سرے سے اسلام میں داخل نہیں، چارمذہب کا کیا ذکر ہے۔ کریم الدین عظیم آبادی۔

ایسا عقیدہ صریح کفر اورشرک ہے، عبدالکریم بنگالی، الجواب صحیح۔ عبدالحمید عفی عنہ عظیم آبادی۔

واقعی جواب دونوں مجیبوں کا صحیح ہے۔ ردشرک اورنداء غیر اللہ میں اور جھکنے کی طرف غیر اللہ کے شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ نے جھک کر سلام علیک کرنے کو یا جواب دینے کو حسبنا اللہ بس حفیظ اللہ۔ صحیح۔ محمد زین ساکن شہر بدایون حنفی المذہب۔ جواب بہت صحیح ہے۔ ولی محمد فیض آبادی

(جو شخص ایسا عقیدہ رکھے یا رواج دے، بار یب وہ مشرک ہے۔ مصطفی خان سوتری۔ (غلام حسین)۔ (غلام حسین، ضلع مونگیر

(ہذا الجواب صحیح۔ محمد دبیر الرحمن بنگالی۔ (ابو عبدالرحمن محمد وبیر الرحمن) (ابو محمد تائب علی

اس طرح کا عقیدہ رکھنے والا، فتویٰ دینے والا چاروں مذہب میں کافر اورمشرک ہے، لاریب ولاشک فیہ۔ ابواسمٰعیل یوسف حسین خان پوری، پنجابی۔

جواب صحیح ہے۔ محمد عبدالحکیم عفی عنہ۔

چاروں امام علیہم الرحمۃ کے نزدیک بے شک ایسا عقیدہ شرک اورکفر ہے۔ محمد عبدالغفور امرتسری

سید محمد عبدالسلام غفرلہ) (سید محمد ابوالحسن) (محمد عبدالحمید) جلیسری)

ایسا اعتقاد رکھنا سراسر شرک اورکفر ہے، اس کے معتقد کو ہرگز اسلام میں کچھ حصہ ونصیب نہیں ہے۔ رحیم اللہ پنجابی۔

(اس عقیدہ والا آدمی جیساکہ سائل نے لکھا ہے بے شک کافر اورمشرک ہے، چاروں مذاہب سے خارج ہونا تو برکنار ہے۔ (نور محمد

جس شخص کا یہ عقیدہ ہو، وہ شخص بلاشبہ مشرک ہے، کما ثبت، رحمت اللہ دنیاپوری۔ المجیب مصیب، نمقہ علی احمد بن مولوی سامرودی عفی عنہ الصمد۔

جس شخص کا یہ اعتقاد ہے، بلاشک سب اماموں اورصحابہ کے نزدیک کافر ہے، مسکین فضل الٰہی۔

الجواب صحیح والرائے نجیح، محمد حمایت اللہ عفی عنہ جلیسری۔ فتاویٰ نذیرہ جلد اول ص ۱۱۲۔ ۱۱۳

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد09 ص 157-164